



## سوال

بنک سے سود کے لیے پیسے کہاں خرچ ہوں

## جواب

سوال: السلام علیکم، میں انڈیا میں رہتا ہوں اسلئے یہاں کی بینک اسلامی نہیں ہے، اور نہ چاہتے ہوئے بھی یہ بینکیں سود دیتی ہے، اگر نہ تو تو بھی زبردستی دیتی ہے، تو میرا سوال یہ ہے کہ اگر بینک اس طرح سود دیتی ہے تو اس سود کے پیسے کو کہاں خرچ کرنا چاہیے؟

جواب: شیخ صالح المنجد ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

سوال: میرے اکاؤنٹ میں قلیل سی رقم ہے اور بینک مجھے اس مال پر کچھ نسبت سود دیتا ہے، اب میں اکاؤنٹ بند کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، ماضی کے اندر میں نے بینک کے کچھ حصص خریدے تھے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ ناجائز ہے، اور ان حصص کی قیمتیں گر گئیں ہیں، تو کیا میرے لیے حصص کے اس خسارہ کو پورا کرنے کے لیے اکاؤنٹ کے منافع کو استعمال کرنا جائز ہے؟

الحمد للہ:

سود سے توبہ کرنے والے شخص پر واجب ہے کہ وہ صرف اپنا اصل مال (راس المال) ہی لے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارا اصل مال ہے، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے} البقرة (279).

اور اس سے زائد جو بھی زائد ہے اس کا لینا حلال نہیں، اور اگر حاصل کر چکا ہو تو اسے نیکی اور بھلائی کے مختلف کاموں میں خرچ کر کے اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کرنا ضروری ہے

اور دریافت کردہ سوال میں دو مسئلے لیے ہیں جو آپس میں ملتے نہیں یعنی ان کا ایک دوسرے میں تداخل نہیں ہو سکتا انہیں علیحدہ کرنا ضروری ہے، اور وہ دونوں معاملے یہ ہیں:

لیا گیا سودی فائدہ، اور حصص کی قیمت میں ہونے والا خسارہ ان فوائد سے پورا کرنا

پہلا مسئلہ:

یہ ہے کہ سودی بینک میں مال رکھنا اور اصل مال سے زائد فائدہ حاصل کرنا، مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

بنک میں رقم رکھنے والوں کو رکھی گئی رقم پر بینک جو منافع دیتا ہے وہ سود شمار ہوتا ہے، اس کے لیے اس منافع کو استعمال کرنا حلال نہیں، اسے سودی بینکوں میں رقم رکھنے سے توبہ کرنی چاہیے، اور اسے چاہیے کہ بینک میں رکھی گئی رقم اور اس پر حاصل ہونے والا نفع نکال لے، اور اصل مال اپنے پاس رکھے اور اس کے علاوہ جو مال زائد ہے اسے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں فقراء و مساکین اور فلاح و بہبود پر خرچ کر دے اھ

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (2/404).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے:

اور بینک نے آپ کو جو منافع دیا ہے وہ نہ تو بینک کو واپس کریں اور نہ ہی خود کھائیں، بلکہ اسے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں صرف کر دیں، مثلاً فقراء و مساکین پر صدقہ و خیرات اور بیت الخلاء وغیرہ کی

تعمیر و مرمت اور قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے مقروض لوگوں کی مدد و تعاون کر کے اھ

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ (407/2).

اور رہا دوسرا مسئلہ:

جو کہ سودی مال سے حصص کی قیمت میں ہونے والے خسارہ کو پورا کرنا:

ایسا کرنا جائز نہیں، یہ اس لیے کہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ سودی مال آپ کے لیے لینا جائز نہیں اور نہ ہی اس سے کوئی نفع اٹھا سکتے ہیں

حصص کے مالک کو چاہیے کہ وہ اپنے مال سے حصص کی قیمت میں ہونے والا خسارہ برداشت کرے، اسے یہ حق نہیں کہ وہ حرام طریقہ سے کمایا ہوئے مال سے یہ خسارہ پورا کرے

اور اس کا اس معاملہ میں پڑنا کہ وہ اس کی حرمت سے جا مل تھا، یہ اس سے گناہ ختم کر دے گا، اور علم نہ ہونے کی بنا پر معذور سمجھا جائے گا، لیکن یہ سودی مال سے نفع اٹھانے کا سبب نہیں بن سکتا کہ اس سے خسارہ پورا کر لیا جائے

واللہ اعلم.

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث